اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کا جواز

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی پاک دامن عورتیں، خواہ وہ ذمی ہوں یا حربی، سے نکاح جائز ہے۔

نص قرآنی:

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيٓ اَخْدَانٍ﴾(المائدة : 5)

''اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں (تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں)، بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کرو، تمہارا مقصد پاکدامنی حاصل کرنا ہو۔ اعلانیہ زنا، یا پوشیدہ طور پر آشنائی کی نیت نہ ہو۔''

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ قَالَ : فَحَجَزَ النَّاسُ عَنْهُنَّ، حَتّٰى نَزَلَتِ الَّتِي بَعْدَهَا : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾، فَنَكَحَ

النَّاسُ مِنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ .

''جب یہ آیت نازل ہوئی:﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (البقرة : 221)(تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے سے رُک گئے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾(المائدة : 5)(تم سے پہلے اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح جائز ہے)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے لگے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم، نقلًا عن تفسير ابن كثير : 42/3، المعجم الكبير للطّبراني : 105/12، وسنده حسنٌ)

❀ امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ :﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں:

مُشْرِكَاتُ الْعَرَبِ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ .

''اس سے مراد مشرکین عرب کی عورتیں تھیں جو کہ بتوں کے پجاری تھے۔''

(تفسير ابن كثير :584/1)

اہل کتاب کون؟:

اہل کتاب سے مراد اہل تورات و اہل انجیل ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلٰى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا﴾

(الأنعام : 156)

’’(ہم نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے) کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی۔‘‘

لہٰذا عیسائیوں، یہودیوں کے علاوہ مجوسیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھ متوں اور دیگر کافر اقوام کی پاک عورتوں سے نکاح قطعاً جائز نہیں ہے، الا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔

صحابہ کرام اور کتابیّات سے نکاح:

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ تَزَوَّجَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ مِنْ نِّسَاءِ النَّصَارٰى وَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا، أَخْذًا بِهٰذِهِ الْآيَةِ الْكَرِيمَةِ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾، فَجَعَلُوا هٰذِهِ مُخَصِّصَةً لِّلْآيَةِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾، إِنْ قِيلَ بِدُخُولِ الْكِتَابِيَّاتِ فِي عُمُومِهَا، وَإِلَّا فَلَا مُعَارَضَةَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهَا؛ لِأَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ يُفْصَلُ فِي ذِكْرِهِمْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ، كَمَا قَالَ تَعَالٰى: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾(البيّنة: 1)، وَكَقَوْلِهِ: ﴿وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَ اَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (آل عمران: 20).

’’صحابہ کرام کی ایک جماعت نے عیسائی عورتوں سے نکاح کیے ہیں اور اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا۔ اگر اہل کتاب کی عورتوں کو سورت بقرہ کی آیت:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں) کے عموم میں داخل سمجھا جائے، تو صحابہ کرام نے انہیں اس آیت سے خاص سمجھا: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی، ان کی پاک دامن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو)۔ اگر اہل کتاب کی عورتوں کو سورت بقرہ والی آیت کے عموم میں داخل نہ سمجھا جائے تو دونوں آیات میں کوئی معارضہ ہے ہی نہیں، کیونکہ اور بھی بہت سی آیات میں عام مشرکین سے اہل کتاب کو الگ بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ (البيّنة: 1) (جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور مشرکین میں سے وہ [کفر سے] باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل (نہ) آتی۔) نیز فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَ اَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (آل عمران: 20) (اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہو کہ تم بھی (اللہ کے فرمانبردار بنتے اور) اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بیشک ہدایت پالیں گے)۔'' (تفسير ابن كثير: 42/3)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کے متعلق سوال کیا گیا، تو فرمایا:

تَزَوَّجُوهُنَّ زَمَانَ الْفَتْحِ بِالْكُوفَةِ مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَنَحْنُ لَا نَكَادُ نَجِدُ الْمُسْلِمَاتِ كَثِيرًا، فَلَمَّا رَجَعْنَا طَلَّقْنَاهُنَّ، قَالَ : وَنِسَاؤُهُمْ لَنَا حِلٌّ، وَنِسَاؤُنَا عَلَيْهِمْ حَرَامٌ.

''صحابہ کرام سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں فتوحات کے دور میں کوفہ میں اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرتے تھے۔ اس وقت مسلمان عورتوں کی کثرت نہیں تھی، جب ہم کوفہ سے واپس آئے، تو اہل کتاب کی عورتوں کو طلاق دے دی۔ اہل کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں، جبکہ ہماری عورتیں ان پر حرام ہیں۔''

(مصنّف عبد الرّزّاق : 12677، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تَزَوَّجَ طَلْحَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَهُودِيَّةً.

''سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 172/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری اشہلی تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ نَكَحَ يَهُودِيَّةً.

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 172/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ابو وائل شقیق بن سلمہ تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

تَزَوَّجَ حُذَيْفَةُ يَهُودِيَّةً، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : خَلِّ سَبِيلَهَا، فَكَتَبَ

إِلَيْهِ : أَتَزْعُمُ أَنَّهَا حَرَامٌ، فَأُخَلِّيَ سَبِيلَهَا؟ فَقَالَ : لَا أَزْعُمُ أَنَّهَا حَرَامٌ، وَلٰكِنْ أَخَافُ أَنْ تَعَاطَوُا الْمُومِسَاتِ مِنْهُنَّ .

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا کہ آپ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: کیا آپ اسے حرام خیال کرتے ہیں، اس لیے علیحدگی اختیار کر لوں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اسے حرام تو خیال نہیں کرتا، البتہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں تم بدکار یہودی عورتوں سے نکاح نہ کر لو۔''

(تفسير الطبري : 366/4، مصنّف ابن أبي شيبة : 157/4/2، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى طَرِيقِ التَّنْزِيهِ وَالْكَرَاهَةِ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام تنزیہی اور کراہت کی بنا پر تھا۔''

(السنن الكبرٰى : 280/7، دار الكتب العلميّة، بيروت، 2003ء)

اجماع:

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الْأَوَائِلِ أَنَّهٗ حَرَّمَ ذٰلِكَ .

''صدر اول میں کسی سے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کو حرام کہنا ثابت نہیں۔''

(الإشراف على مذاهب العلماء :75/1)

❁ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ خِلَافًا فِي نِكَاحِ الْكِتَابِيَّاتِ الْحَرَائِرِ .

''اہل کتاب کی آزاد عورتوں کے ساتھ نکاح کے جواز پر مجھے اختلاف معلوم نہیں۔''

(الاستذکار : 496/5)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ أَبُو جَعْفَرِ بْنُ جَرِيرٍ رَّحِمَهُ اللّٰهُ، بَعْدَ حِكَايَتِهِ الْإِجْمَاعَ عَلٰى إِبَاحَةِ تَزْوِيجِ الْكِتَابِيَّاتِ : وَإِنَّمَا كَرِهَ عُمَرُ ذٰلِكَ، لِئَلَّا يَزْهَدَ النَّاسُ فِي الْمُسَلَّمَاتِ، أَوْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعَانِي .

''امام ابو جعفر بن جریر رحمہ اللہ نے کتابیہ کے ساتھ نکاح مباح ہونے پر اجماع نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صرف ناپسند کیا ہے، تاکہ لوگ مسلمان عورتوں کی طرف بے رغبتی کا مظاہرہ نہ کریں، یا اس کے علاوہ کوئی اور مصلحت بھی ہو سکتی ہے۔'' (تفسير ابن كثير : 583/1)

❁ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ فِي تَزْوِيجِ الْكِتَابِيَّاتِ .

''اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(البِناية شرح الهداية : 46/5)

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ .

''اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔''

(مصنّف عبد الرّزّاق : 12666، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ علامہ طحطاوی حنفی (۱۲۳۱ھ) لکھتے ہیں:

إِنّ اللَّهَ تَعَالٰی أَبَاحَ نِكَاحَ الْكِتَابِيَّاتِ .

''اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کو مباح قرار دیا ہے۔''

(حاشية الطّحطاوي على مراقي الفلاح، ص 565)

تنبیہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں سمجھتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 157/4/2، وسندهٗ حسنٌ)

دراصل سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت والی آیت کو عام سمجھتے تھے، اہل کتاب کی عورتوں کو اس سے خاص نہیں کرتے تھے، جبکہ باقی تمام صحابہ کرام اس آیت سے اہل کتاب کی عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے تھے اور یہی بات عین صواب ہے۔

امام حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ اہل کتاب کی حربی عورتوں سے نکاح ناجائز سمجھتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : 158/4/2، وسندهٗ صحيحٌ)

حربی یا غیر حربی کی کوئی قید نہ کتاب وسنت میں مذکور ہے، نہ صحابہ کرام نے بیان کی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے جائز ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀